روزنامہ

الفضل

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 19 راگست 2010ء 8 رمضان 1431 ہجری 19 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 174

روزے ڈھال ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ

روزے ڈھال ہیں

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث نمبر 1761)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

اگر خدا چاہتا تو...............کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر میں تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان خدا چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ (۔) مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے

سیدنا بلالؓ فنڈ میں عطیات کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔ یہ ان کی لاعلمی ہے۔ شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں دو دفعہ بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہوان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' قائم ہے جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

مرسلہ: سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی

نگاہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہے

اوریا مقبول جان اپنے کالم حرف راز میں لکھتے ہیں۔

اس قوم کے زوال، تباہی خستہ حالی اور پریشانیوں کا نوحہ تو ایک مدت سے رویا جا تا رہا ہے۔ یہ نوحہ خواں آنسوؤں میں ڈوبے لفظ لکھتے رہے ہیں اور فریاد سے پر نغمے تحریر کرتے رہے ہیں۔ حالی نے جب مدوجزر اسلام کے عنوان سے اپنی مشہور مسدس تحریر کی تو اس میں دنیا کے تاریخی نقشے پر اپنے عروج وزوال کی کہانی تحریر کرتے ہوئے وہ اس دعاؤں پر یوں لگتا ہے دل سے رو پڑے ہوں گے۔

اے خاصۂ خاصان رُسل وقتِ دُعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
وہ دین جو نکلا تھا بڑی شان سے وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

حالی کا نوحہ خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد کا نوحہ ہے۔ جب اس پوری مسلم امت کو یوں کاٹ دیا گیا تھا جیسے میز پر رکھ کر کیک کاٹا جاتا ہے۔ یہ حجاز ہے تو یہ عراق، شام ہے تو اردن۔ اس تقسیم کا بنیادی مقصد اس امت کی تقسیم اس لئے تھی کہ اس خطے میں تیل دریافت ہو چکا تھا اور اگر سلطنت عثمانیہ جیسی بڑی اور طاقت ورقوت کے ہاتھ میں تیل کی دولت بھی آ جاتی تو پھر اس دنیا کے نقشے پر ان سے بڑی کوئی طاقت نہ ہوتی۔ اس لئے جہاں تیل زیادہ تھا اس حصے کو مختصر ترین حکومتوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ صرف متحدہ عرب امارات میں ہی سات ریاستیں تھیں، اس کے علاوہ اس پٹی میں کویت، بحرین، قطر اور مسقط جیسے ایک ایک شہر پر مشتمل ملک وجود میں لائے گئے اور یہ سب اتحادی فوجوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی ذلت آمیز شکست کے بعد ہوا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس وقت اس برصغیر میں ایک قیامت خیز تحریک اس خلافت کو بچانے کے لئے متحرک تھی۔ یہ لوگ خود غلام تھے لیکن خلافت عثمانیہ کو بچانے کے لئے اپنے قابض حکمرانوں سے لڑ رہے تھے۔ لیکن اس پورے قومی جذبے کے سامنے جس میں گاندھی اور سوامی شردمانند جیسے کٹر ہندو بھی مسلمانوں کا ساتھ دے رہے تھے اس برصغیر میں ایک ایسا طبقہ وجود میں آیا جس نے فوج میں بھرتی ہو کر عراق میں عثمانی فوجوں کے ساتھ جنگ کی اور حجاز کی مقدس سرزمین پر خانۂ کعبہ پر گولیاں چلائیں اور اسے فتح کر کے اتحادی فوجوں کا پرچم اس سرزمین پر لہرا دیا۔ اس کے بعد اس ملک میں جاگیروں، جائیدادوں، تمغوں اور اعزازات کا ایک سلسلہ چل نکلا، کوئی خان بہادر ہوا تو کوئی نواب، کسی کو وکٹوریہ کراس ملا تو کسی کو ملکہ برطانیہ کی خاص سند۔ اس دن سے لے کر آج تک اس قوم کے عوام کی رائے ایک طرف اور ان لوگوں کی غلامی اور کاسہ لیسی کی روح دوسری طرف ہی رہی۔ پہلے انگریز نے انہیں ایک نامزد کردہ قسم کی اسمبلی کا رکن بنا کر اس قوم کی تقدیر ان کے ہاتھ میں دے دی۔ کسی کو اعزازی بھرتی کرنے کا کام سونپ دیا گیا۔ یوں جب یہ لوگ عطا کردہ جاگیروں اور حاصل کردہ عہدوں کے حوالے سے اپنے اپنے علاقوں میں طاقت، اقتدار اور قوت حاصل کر کے فرعونوں کی مسند پر جا بیٹھے، ان کا حکم آخری اور اس کی خلاف ورزی کی سزا انتہائی بھیانک ہونے لگی۔ تو پھر اقبال کی ابلیس کی مجلس شوریٰ کے اس شعر کے مطابق جس میں ابلیس اپنے حواریوں سے کہتا ہے:

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس
جب کبھی آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر

یعنی ان کی قیادت پر جمہوریت کی مہر تصدیق ثبت کر دی گئی۔ یہی لوگ اپنے اثر ورسوخ، عطا کردہ جائیدادوں اور حاصل کردہ عہدوں کے طفیل اسمبلیوں میں پہنچے اور اس ملک کے سیاہ وسفید کے مالک بن گئے۔ آج کی قیادت کا شجرۂ نسب تلاش کریں تو آپ کو کہیں نہ کہیں کوئی خان بہادر، کوئی اعزازی مجسٹریٹ، کوئی نواب، سردار، تمن دار یا وکٹوریہ کراس حاصل کرنے والا جاں نثار فوجی ضرور ملے گا۔ آج بھی اس ملک کی سیادت اور قیادت انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے لیکن آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے بھی اس قوم کا ذہین ترین طبقہ اپنی حالت پر ماتم کرتا تھا، نوحہ کناں تھا اور آج بھی ہے۔ اس منافقانہ قیادت نے ایک ایسا بیج اس قوم میں بویا کہ جس کی جڑیں دور دور تک پھیل گئیں۔ یہ قیادت اللہ پر یقین رکھتی تھی لیکن حاکم انگریز کو مانتی تھی۔ وہ نعرہ جو اس ملک کے در و بام پر ذلت و رسوائی سے تحریر تھا کہ ملک اللہ کا، حکومت بادشاہ کی اور حکم کمپنی بہادر کا، آج دو سو سال گزرنے کے بعد بھی یہی منافقانہ نعرہ ہمارے ملک پر حکمران ہے۔ صرف الفاظ بدل گئے ہیں۔ آئین کے تحت یہ ملک اللہ کا ہے، حکومت صدر یا وزیراعظم کی ہے اور حکم امریکہ بہادر کا ہے۔ ایسی قیادت کا ایک عجیب وغریب اثر ہوتا ہے۔ ایک زہر ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ قوموں میں سرایت کر جاتا ہے جسے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قول میں کس خوبی سے سمجھایا۔ آپ نے کہا، ”الناس علی دین ملوکھم“ (لوگ اپنے بادشاہوں کے راستے پر ہی چلتے ہیں)۔ یوں اس قوم میں وہ منافقت آہستہ آہستہ جڑ پکڑنے لگی۔ سب کہتے تھے کہ بادشاہ حقیقی تو اللہ کی ذات ہے لیکن حکم ہے وہاں پر برادری کا، خاندان کا، دوست کا چلنا شروع ہوا۔ پھر اپنی ذات سب پر مقدم ہوگئی۔ اپنے نفس کی حکمرانی غالب آ گئی۔ یہی وہ مقام تھا جب اقبال نے شکوہ جیسی نظم میں امت کے زوال کا رونا رویا تو جو الہامی جواب انہوں نے جواب شکوہ میں تحریر کیا اس کا یہ شعر ہمارے زوال اور مغرب کے عروج کی کہانی بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔

عدل ہے ناطرِ ہستی کا ازل سے دستور
مسلم آئین ہوا کافر تو ملیں حور و قصور

یعنی جب کافر مسلمانوں جیسی اعلیٰ اقدار اختیار کر لیتا ہے تو پھر وہی اللہ کی جانب سے مراعات کا مستحق قرار دیا جاتا ہے اور اگر مسلمان اقدار کو چھوڑ دیتے ہیں تو ذلت و رسوائی ان کا مقدر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ عادل ہے۔ میں اس قوم کی اخلاقی زبوں حالی کا ماتم نہیں کرنا چاہتا کہ اب یہ مقام ماتم سے آگے نکل چکا ہے۔ اب ہم بددیانت، چور، کرپٹ شخص کا ببانگ دہل دفاع کرتے ہیں۔ ہم اپنی اخلاقی برائیوں اور جنسی بے راہ رویوں کو انسانی حقوق کا نام دیتے ہیں۔ ہمارا پورے کا پورا انتظامی ڈھانچہ گر کر تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ ہمارے چپڑاسی سے وزیر تک کوئی شخص اگر ایماندار نظر آ جائے تو اسے عجائب گھر کی زینت بنانے کو جی چاہتا ہے کہ کہیں ہم پھر اسے دوبارہ نہ دیکھ سکیں۔ ہماری نفرتوں کا یہ عالم ہے کہ ہم صرف ہاتھ باندھ کر پڑھنے یا ہاتھ کھول کر پڑھنے پر نمازیوں کو فاسق اور واجب القتل قرار دے دیتے ہیں۔ دنیا میں کہیں بھی ظلم ہوتا تھا مغرب کے فلسفی و دانشور اس کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ سارتر اور برٹیڈرسل کی مثال مشہور ہے۔ ہمارے پڑوس میں لاکھوں لوگ ذبح کر دیئے جاتے ہیں ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ ہماری حالت اقبال کی اس رباعی کی طرح ہو چکی ہے:

مسلماناں بخویشاں در ستیزند
بجز نقش دوئی بر دل نہ ریزند
بنالند از کسے خشتے بگیرد
ازاں مسجد کہ خود از وے گریزد

”مسلمان اپنے بھائیوں اور دوستوں سے لڑتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اختلاف کے سوا کوئی اور نقش موجود نہیں۔ اگر مسجد کی ایک اینٹ بھی کوئی اٹھا کر لے جائے تو یہ احتجاج کرتے ہیں لیکن خود اس مسجد سے کوسوں دور بھاگتے ہیں“ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ظالم اور نااہل حکمرانوں کا عذاب مسلط کر دیتا ہے۔ لیکن قومیں جب اجتماعی طور پر ناقابل اصلاح ہو جائیں تو پھر وہاں ایک ایسا عذاب مسلط ہوتا ہے۔ ایک ایسی سرجری کی جاتی ہے جس سے کینسر کی تمام رسولیاں کاٹ کر پھینک دی جاتی ہیں۔ شاید اس آپریشن کا وقت آن پہنچا ہے۔ اس لئے کہ گزشتہ تین سالوں سے اس قوم کو اس کے نوحہ خواں اللہ سے معافی واستغفار کی درخواست کرتے رہے۔ ہم اجتماعی استغفار کے شاید قائل نہیں کہ سب کے سامنے ہمارا سر کیوں جھکے، ہم کیوں اللہ کے سامنے خود کو کمزور کہیں۔ ایسے میں میرے اللہ کا ایک ہی فیصلہ ہوا کرتا ہے نہ جھکنے والے سروں کر توڑ دیا جائے۔ اس آفت و عذاب کی آمد پر صرف ایک جانب نظر اٹھتی ہے۔ ایک طرف سے دعا کی درخواست چاہتا ہوں۔ جو اقبال نے چاہی تھی:

مسلماں آں فقیرِ کج کلا ہے
امید از سینہ او از سوز آہے
دلش نالد، چرا نالد، نداند
نگاہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہے

مسلماں ایک کج کلاہ فقیر ہے لیکن اس کا سینہ سوز و آہ سے خالی ہو چکا ہے۔ دل روتا ہے، کیوں روتا ہے کوئی خبر نہیں۔ بس اے سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ایک نگاہ درکار ہے، ہم پر نگاہ کرم کیجئے۔ ہماری نسبت آپ سے ہے۔ ہم آج بھی آپ پر مرمٹنے کو تیار ہوتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جون 2010ء)

ظلم

ہدف گولیوں کے نہتے نمازی
بجز ظلم کے اس کا عنوان کیا ہے

مجھے مار کر کیا مٹا دو گے مجھ کو
یہ تو نے تو سوچا ہی نادان کیا ہے

ہوں سو جسم، سو جاں ہوں سو بار قرباں
یہ اک جسم کیا ہے یہ اک جان کیا ہے

یہ شہدائے لاہور سمجھا گئے ہیں
وفا کیا ہے اور عہد و پیمان کیا ہے

وراء الوراء تیرے وہم و گماں سے
اب اس کا جواب آئے گا آسماں سے

عبدالمنان ناہید

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

روزمرہ کے چند خفیف جھوٹ

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

اخلاق حسنہ میں سچائی اور اخلاق سیئہ میں جھوٹ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ دونوں آپس میں ضد ہیں۔ اگر سچائی کو اپنایا جائے تو جھوٹ ترک ہوگا اور اگر جھوٹ چھوڑا جائے تو سچائی جنم لے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تمام جرائم کی بنیاد جھوٹ کے حوالے سے ایک دفعہ فرمایا۔

''امر واقعہ یہ ہے کہ دُنیا میں جتنے جرم ہو رہے ہیں۔ ان میں شاذ ہی کوئی جُرم ایسا ہوگا جس کا تعلق جھوٹ سے نہ ہو۔ شاذ سے مراد وہ جُرم ہیں جو اشتعال انگیزی کے وقت بغیر سوچی سمجھی سکیم کے تابع اچانک رونما ہوتے ہیں۔ ان میں جھوٹ بعد میں آتا ہے۔ انسان بعد میں سوچتا ہے کہ میں کیسے جھوٹ بول کر اپنے عمل کی پاداش سے بچ سکوں گا۔ لیکن جرائم کی بھاری اکثریت وہ ہے جو جھوٹ کے بچوں کے طور پر رونما ہوتے ہیں۔ ایک جُرم کرنے والا پہلے یہ سوچتا ہے کہ اس جُرم کے نتیجہ میں اگر پکڑا جاؤں، اگر کوئی گواہی کسی کے ہاتھ آجائے، کوئی میرے جُرم کا نشان مل جائے تو میں کیا عذر تراشوں گا۔ پہلے جھوٹ کا تانا بانا بُنا جاتا ہے پھر اُس تانے بانے کے لباس میں انسان بظاہر دُنیا کی نظر سے پوشیدہ ہوکر پھر جُرم کا ارتکاب کرتا ہے اور یہ چیز جو ہے یہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات پر بھی حاوی ہے۔ ماں باپ کے تعلقات پر بھی حاوی ہے۔ جہاں بھی کوئی ظلم ہو۔ جہاں بھی کسی سے کوئی بے اعتدالی ہو، ناانصافی کا سلوک کیا جائے یا کسی کے خلاف کوئی مجرمانہ حرکت کی جائے۔ اگر آپ ان نیتوں کا تجربہ کریں تو ہمیشہ ان سے پہلے جھوٹ ہوگا۔''
(الفضل 21 ستمبر 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خفیف جھوٹوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔

''پھر جھوٹ ہے یہ اتنا عام ہوگیا ہے کہ باتیں کرتے ہوئے بعض لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ جھوٹ کیا ہے اور سچ کیا ہے۔ اور اس جھوٹ کی بیماری اتنی عام ہوگئی ہے کہ نوجوانوں اور بچوں کو اب ایک خاص مہم کے تحت اس سے بچانا ضروری ہوگیا ہے۔ جب مذاق میں بھی آپ ایک دوسرے کے ساتھ غلط بیانی کرتے ہیں تو وہ جھوٹ ہی ہے۔ کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں اس بارہ میں۔ لیکن سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے مذاق کیا ہے۔ مذاق میں بعض دفعہ دوسرے لوگوں کو غلط قسم کے فون کر دیتے ہیں، بعض ای میل بھیج دیتے ہیں اور بعض دفعہ ایسی حرکتوں سے لوگوں کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ جانی نقصان بھی ہو جاتا ہے.......... پھر بعض لوگ اپنی جان بچانے کے لئے یا یہ کہنا چاہیے اس کا مطلب، محاورۃً میں نے کہا ہے۔ چھوٹی سی ناراضگی سے بچنے کے لئے جھوٹ بول جاتے ہیں، غلط بیانی کر جاتے ہیں۔ آج کل جو بعض نوجوانوں میں جب میاں بیوی کے جھگڑے ہوں اس وقت یہ عام بیماری ہے، غلط بیانی سے کام کرنا۔ حالانکہ ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ جھوٹ بولنا غلط بات ہے اور گناہ ہے۔ اور غلط بات کہنا کتنا بڑا جرم ہے اور کسی کے دل میں نیکی ہے تو وہ یہ سوچ کر ہی کانپ جاتا ہے کہ اُس نے جو غلط بات کہی یا جھوٹی بات کہی ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو بتوں کی پلیدی کو شرک اور جھوٹ کو اکٹھا رکھا ہے۔ تو ہر احمدی کو، چھوٹے بڑے کو اس سے بچنا چاہیے۔ اور خاص طور پر نوجوانوں کو بچوں کو بھی اس طرف خاص توجہ دے کر ایک مہم چلانی چاہیے کہ اپنے اندر سے ہلکا سا، جو جھوٹ کا شائبہ کہتے ہیں، وہ بھی نہ رکھیں باقی، اس کو بھی نکال کر باہر پھینک دیں اپنے اندر سے۔ ایک احمدی خادم کو، ایک احمدی طفل کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی یہ نشانی ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ وہ کوئی غلط بات نہیں کہتا۔
(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 187-188)

بہلاوہ بھی جھوٹ ہے

حضرت عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور میں کم سنی کی وجہ سے اِدھر اُدھر کھیل کود میں مصروف تھا اور میری ماں مجھے رسول پاک ﷺ کے پاس برکت کی خاطر بٹھانا چاہتی تھیں کہ مجھے کہا کہ بیٹا آؤ اِدھر قریب ہوکر بیٹھو میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا دوگی؟ ماں نے کہا کہ حضور کھجور دوں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تو کچھ نہ دیتی تو تیرا شمار جھوٹوں میں ہوتا۔
(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب)

اس روایت کا ذکر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''دیکھیں! کتنی باریک باتوں میں آنحضور ﷺ نے کتنی گہری توجہ سے تربیت فرمائی ہے۔ ہمارے گھروں میں جو روزمرہ جھوٹ کی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں وہاں ابتداء میں خام مال اسی طرح تیار ہوتا ہے۔ مائیں بھی اور باپ بھی اور بڑی بہنیں بھی اور بھائی بھی چھوٹے بچوں سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں کہ آؤ! میں تمہیں یہ دُوں گا۔ آؤ! میں تمہارا یہ کام کردوں گا اور اکثر جھوٹ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بچے پھر اپنے ماں باپ کی ذہنیت کو خوب اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں۔ اور اُن پر قطعی کوئی اعتبار نہیں کرتے۔''
(الفضل 21 ستمبر 1992)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں یوں نصیحت فرمائی۔

''پھر ایک برائی ہے جھوٹ، کوئی شخص اگر ذرا سی مشکل میں بھی ہو تو اس سے بچنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لے لیتا ہے۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ جھوٹ کو بُرائی نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ جھوٹ ایسی بُرائی ہے جو سب بُرائیوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے کسی ایک بُرائی سے چھٹکارا پانے کی درخواست کرنے والے کو یہی فرمایا تھا کہ اگر ساری بُرائیاں نہیں چھوڑ سکتے تو ایک بُرائی کو چھوڑ دو اور وہ ہے جھوٹ۔ اور وہ عہد کرو کہ ہمیشہ سچ بولو گے۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس کی ایک مثال دی ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جھوٹ کی تعریف کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا۔ یہ جھوٹ کی تعریف ہے۔ اب اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو پتہ چلے گا کہ ہم روزانہ کتنی دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹ بول جاتے ہیں۔ مذاق مذاق میں ہم کتنی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جھوٹ ہوتی ہیں۔''
(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 287-288)

مذاق میں جھوٹ نہ بولیں

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''تمام بدیوں کی جڑ جھوٹ ہے اور لطیفے کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے، ماؤں کو بچوں کے سامنے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے، جھوٹے بہلاوے نہیں دینے چاہئیں، جھوٹی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں۔ ماؤں کی گودوں میں سچ اور جھوٹ کے فیصلے اکثر ہو جایا کرتے ہیں۔ تو بہت اہم فرض ہے جماعت احمدیہ کا کہ جھوٹ کے خلاف ایک جہاد کریں اور اپنی سوسائٹی میں جہاد کریں، لوگوں کو بھی روکیں جھوٹ سے اس کے نتیجہ میں عظیم الشان روحانی فوائد حاصل ہوں گے۔ اور دنیاوی ترقیات بھی اس قوم کو عطا ہوں گی۔''
(خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 225)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

کوئی شخص اُس وقت تک کامل ایمان حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ مزاح میں بھی جھوٹ کو ترک نہیں کردیتا۔ یہ بہت ہی پاکیزہ بیان ہے اور ایک ایسا لطیف بیان ہے جسے پڑھ کر رُوح وجد میں آتی ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر مزاح میں جھوٹ کی ملونی نہ ہو تو یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ مزاح جھوٹ سے کلیۃً پاک ہو چکا ہو۔ گویا فرمایا کہ ایمان میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک جھوٹ سے ایسی نفرت نہ ہو کہ جھوٹ سے نفرت اُس کے مزاح کا حصہ بن چکی ہو۔
(الفضل 21 ستمبر 1992)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء اور 1983ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات میں بچوں کو مذاق میں جھوٹ سے اجتناب کی نہ صرف تلقین فرمائی بلکہ ایک دفعہ تو سچ بولنے کا عہد لیا۔
(مشعل راہ جلد 4 صفحہ 343)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''ذرا ذرا سی بات پر بعض دفعہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا مذاق میں یا کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں۔ غلط بیانی سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔''
(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 87)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''کسی بھی احمدی بچے کو کبھی بھی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا...... اپنے ساتھیوں سے کھیل رہے ہوں یا کوئی غلطی کرتے ہیں اور امی ابا آپ سے پوچھیں کہ فلاں کام تم نے تو نہیں کیا تو کبھی سزا کے ڈر سے بھی جھوٹ نہیں بولنا اور کبھی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا۔
(مشعل راہ جلد 5 حصہ دوئم صفحہ 2)

آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ
مذاق میں جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنسانے والا جھوٹا ہے۔ (مسند احمد)

اور خود آنحضور ﷺ کا یہ اسوہ تھا کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ

''میں مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولتا۔''
(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء المزاح)

کسی کا دل جیتنے کیلئے جھوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

بعض دفعہ ایک واقعہ سُناتے ہیں اور اس واقعہ میں مزا کوئی نہیں تو سمجھتے ہیں کہ اس واقعہ میں مزا پیدا کرنے کے لئے اپنی طرف سے کچھ نہ کچھ نمک مرچ لگانا ضروری ہے۔ یہ بظاہر ذاتی منفعت کے لئے نہیں ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ یہ تو کوئی ایسا جھوٹ نہیں ہے یہ تو میں نے مجلس کا دل لگانے کی خاطر کیا لیکن اگر باریک نظر سے دیکھے تو اس میں ذاتی منفعت ہی کار فرما ہوتی ہے۔ ایک شخص جب ایسی بات کرے جس میں لذت پیدا نہ ہو تو وہ نفسیاتی لحاظ سے الجھن محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا وہ رُعب قائم نہیں ہوا۔ میں نے مجلس کے دل نہیں جیتے۔ اس لئے سچ سے نہیں جیتے جا سکے تو جھوٹ سے سہی۔ وہ پھر غلط بات کا اضافہ کر دیتا ہے۔
(الفضل 5/اکتوبر 1992ء)

جھوٹ کی ایک اور لطیف قسم

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

عام تعلقات کے معاملہ میں کسی کو دیکھا تو کہہ دیا کہ میں آپ ہی کی طرف جا رہا تھا۔ مجھے آپ ہی کا خیال آرہا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ مہمان نوازی کے تقاضے پورے ہورہے ہیں تو غلط بات پیش کر کے اپنا اچھا اثر جمانے کی کوشش کرنا۔ جبکہ دل کہہ رہا ہو کہ یہ تو مصیبت بنا ہوا ہے اور زبان کہہ رہی ہو کہ شوق سے آپ نوش فرمائیں۔ آپ ہی کی چیز ہے یہ روزمرہ کے جھوٹ ہیں۔ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ عام گھروں میں عام ذہنوں میں، عام روزمرہ کے حالات میں یہ جھوٹ پلتے ہیں اور یہ بُت گھڑے جاتے ہیں۔ اور دکھائی نہیں دے رہے ہوتے۔

(الفضل 5/اکتوبر 1992ء)

متضاد زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

جو متضاد زندگی کی کیفیت ہے یہ قابل قبول نہیں ہے تضاد خود جھوٹ ہوتا ہے۔ پس جہاں تضاد پیدا ہو جائے وہاں ساری زندگی جھوٹ بن جاتی ہے۔

(الفضل 21 ستمبر 1992)

اس قسم کے جھوٹ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یوں ذکر فرمایا کہ بعض لوگ میرے سامنے آکر بھی بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ فلاں واقعہ ہوا تو یوں ہے مگر میرے پاس (جب) فلاں شخص اس کے متعلق دریافت کرنے آیا تو میں نے اُسے کہہ دیا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں اُس وقت حیرت میں اس کے مُنہ کو دیکھتا ہوں کہ خلیفۃ وقت کے سامنے جب جھوٹ بول رہا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کے سامنے یہ کس قدر جھوٹ بولتا ہوگا۔

(اسوۂ حسنہ، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 121)

افواہ پھیلانا

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

(صحیح مسلم باب النہی عن الحدیث بکل ماسمع)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

اب آپ اپنی سوسائٹی کا جائزہ لے کر دیکھیں جہاں جھوٹ زیادہ ہو وہاں یہ عادت روزمرہ ہر طبقہ میں عام طور پر ملتی ہے کہ اِدھر سے بات سُنی اُدھر لے اُڑے اور دوسری طرف سے باتیں بیان کرنی شروع کر دیں۔ جس شخص کا مزاج جھوٹا ہو وہ تحقیق کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ جس کا مزاج سچا ہو وہ تحقیق کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اگر کسی سچے کے سامنے آپ کوئی ایسی بات کریں تو وہ فوراً پوچھے گا کہ بتاؤ تم نے کس سے سُنی تھی وہ کون شخص ہے اس کے متعلق جائزہ لے گا کہ وہ کیسا تھا اگر وہ سچا ہو تو پھر بات کو آگے بڑھا کر مزید جستجو کرے گا۔ اگر وہ جھوٹا ہو تو وہیں اس بات کو ترک کر دے گا کہ جس سے تم نے روایت کی ہے وہ تو ہے ہی جھوٹا۔

(الفضل 21 ستمبر 1992)

اس حدیث کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''بعض لوگ اِدھر اُدھر باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں صرف مزہ لینے کے لئے کہ ایک سے بات اُدھر پہنچائی، اِدھر سے اُدھر پہنچائی تو ہمیں اس حدیث کے مطابق اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے کہیں ہم انجانے میں لاشعوری طور پر یا جان بوجھ کر اپنے پر یہ جھوٹے ہونے کا لیبل نہ لگوالیں۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 556)

اپریل فول منع ہے

افواہ یا سُنی سنائی بات کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے اس ضمن میں جو اپریل فول منایا جاتا ہے مذاق میں جھوٹ بولا جاتا ہے کئی لوگوں کی جانیں لینے کا موجب بھی ہوتا ہے۔

آج کل دنیا گلوبل ویلج ہو چکی ہے۔ SMS اور انٹرنیٹ کے ذریعہ پیغامات بھجوانے کا سلسلہ لگا رہتا ہے۔ آج کل نوجوان طبقہ جونہی کوئی اپریل فول یا بنے بنائے میسج اپنے فون پر وصول کرتے ہیں اسے آگے بغیر تحقیق کے Convey کر دیتے ہیں۔ جو رقیق جھوٹ ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔''

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408)

حقائق کو اپنی طبیعت کے مطابق چلانا

بعض لوگوں کو اس امر کی عادت ہوتی ہے کہ وہ حقائق وشواہد کو اپنی طبیعت کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی جھوٹ کے زمرہ میں آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

''اگر وہ شواہد کو اپنی خواہشات کے مطابق چلانے کی کوشش کرے گا تو یہ جھوٹ ہے''

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 224)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیان فرماتے ہیں۔

''اسائلم لینا ہو یا کسی خطرے سے، کسی بدی سے بچنا ہو تو پہلے دماغ میں جھوٹ کی ترکیب آتی ہے کہ اچھا ہم یہ کرتے ہیں کہ پاسپورٹ گما دیتے ہیں اور جا کر کہیں گے کہ گم گیا تھا اور یہ کہہ دیں گے کہ ہم جرمنی سے نہیں آئے، ہم تو سیدھے پاکستان سے آرہے ہیں۔ اگر جرمنی سے آئیں گے تو دوسرے ملک والے کہہ دیں گے کہ تم پہلے جرمنی پہنچے تھے تو ان کا کام ہے کہ تمہیں اسائلم دیں یا نہ دیں۔ اب ہمارے پاس کیا کرنے آئے ہو یا انگلستان آئے اور کسی اور جگہ پہنچے اور جا کر یہ بیان دے دیا کہ ہم تو سیدھا پاکستان سے آرہے ہیں۔ یہ ساری باتیں جھوٹ ہیں اور خدا کے سوا کسی اور کو رب بنانے والی بات ہے۔''

(الفضل 5/اکتوبر 1992ء)

ہم ویزہ فارم پُر کرتے ہیں۔ شناختی کارڈ بنانے کیلئے، پاسپورٹ بنانے کے لئے یا کسی اور مقصد کیلئے فارمز پُر کئے جاتے ہیں۔ جن میں ہم صحیح معلومات بسا اوقات فراہم نہیں کرتے اور جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ معلومات مہیا کرنے میں ابہام رکھتے ہیں غیر واضح اور مبہم بات بیان کر دیتے ہیں تو یہ بد دیانتی ہے اور جھوٹ کے زمرہ میں آتی ہے۔

مصلحت آمیزی کے نام پر جھوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

''بعضوں کا خیال ہے کہ مصلحتاً بعض موقعوں پر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ فلاں غلط بات کرنے سے فلاں بہتری پیدا ہو سکتی ہے تعلقات میں یا رفع شرمیں کر رہا ہوں غلط کام کر کے۔ یا ایسی صورت حال پیدا ہوگئی تھی جہاں جھوٹ بولنا جائز ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔''

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 563)

بہانہ جُوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''اگر آپ روزمرہ کی باتوں میں غور کریں کہ کس موقع پر آپ نے کیا بات کیوں کہی تھی۔ تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ لاعلمی میں آپ جھوٹے بہانے بناتے رہے ہیں۔ کاموں کے دوران انتظامی معاملات میں بسا اوقات میں نے دیکھا ہے کہ کسی سے پوچھا جائے کہ میاں یہ کام یوں کیوں ہو گیا ہے تو اس کا پہلا ردعمل بہانہ بنانے کا ہوتا ہے۔ بہت کم ایسے صاف گو ہیں جن کو اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ میری غلطی میری طرف منسوب ہوگی اور اس سے بچنے کا میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اس کے باوجود وہ کُھل کر صاف کہتے ہیں کہ ہاں یہ ہماری غلطی ہے مگر روزمرہ کی زندگی میں انسان بہانے بہت بناتا ہے اور بہانا بنانا پھر رفتہ رفتہ اچھل کر کھلے کھلے جھوٹوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت جو جھوٹ بولنے والے لوگ ہیں وہ سب بہانہ جو ہوتے ہیں۔ کوئی ایسا شخص ضرورت کے وقت جھوٹ نہیں بولتا جس کو بہانے بنانے کی عادت نہ ہو......اگر ایک بچے کو روزمرہ یہ پتہ ہو کہ مجھ سے پلیٹ ٹوٹ جائے گی تو جوتیاں پڑیں گی۔ مجھ سے فلاں چیز غلط ہو تو گالیاں پڑیں گی۔ مار پڑے گی۔ مجھے ذلیل ورسوا کیا جائے گا۔ وہ ہر وقت دل میں بہانے ڈھونڈتا رہتا ہے۔ ذرا اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھیں کہ ہیں تم نے کیا کِیا تو وہ فوراً کوئی بہانہ بنا دے گا۔ پس بظاہر ماں باپ سچے ہیں۔ بظاہر ماں باپ غلطیوں کی سرزنش کرنے والے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ہم بہت ہی نیک اور پاک اولاد پیدا کررہے ہیں لیکن یہ کوشش عملاً جھوٹی اولاد پیدا کرنے پر منتج ہو جاتی ہے۔''

(الفضل 5/اکتوبر 1992ء)

بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے (مسلم کتاب الادب)......جو شخص ظن کی بناء پر کسی کو داغدار کرتا ہے وہ لازماً جھوٹا ہے۔ خدا کے نزدیک وہ جھوٹا لکھا جاتا ہے......بدظنی کی مزید قسمیں یوں بیان فرمائیں کہ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اب یہ عجیب لطیف کلام ہے کہ بظاہر بدظنی اور تجسس دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی عارفانہ نظر اس بات کو پاگئی کہ اگر پہلے بدظنی نہ ہو تو تجسس کا بچہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ تجسس اور دوسرے کے عیب کی تلاش کرنا یہ ایک ایسا اقدام ہے جس سے پہلے بدظنی ضروری ہے۔

بدظنی ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اس سے بچو اس سے بچو گے تو معاشرہ تمہارے شر سے بچ جائے گا اور معاشرہ امن میں آجائے گا۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو۔''

(الفضل 18/اکتوبر 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔

''سوءظن سے انسان بہت جھوٹا ہو جاتا ہے اور ظنون بجائے خود بھی جھوٹے ہوتے ہیں''

(خطبات نور صفحہ 190)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

''بدظنیاں جب پیدا ہوتی ہیں تو اپنی خود ساختہ کہانیوں میں زور پیدا کرنے کے لئے پھر انسان جھوٹ کا ہی سہارا لیتا ہے اور اپنی باتوں میں اس کی بے تحاشا ملونی کر دیتا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 265)

اپنے خیالات کو دوسروں کی طرف منسوب کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''اپنے دل میں جو خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کو ہی انسان دوسروں کی طرف منسوب کر کے پیش کر دیتا ہے۔'' (الفضل 21 ستمبر 1992ء)

بعض لوگ دو فریق کے درمیان مصالحت کروانے کے لئے بات کو کوئی اور رنگ چڑھانا درست سمجھتے ہیں جو درست نہیں۔ اصل چیز تو دُعا ہے دُعا کے ساتھ قول سدید کے فرمان کو مدنظر رکھ کر اگر صلح کروائی جائے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈال دیتا ہے اور وہ صلح دائمی بھی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک موقع پر جھوٹ کے ذکر کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

''بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات کو بیان کرنے سے نہیں رُکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 99)

چرب زبانی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''جھوٹ کی باریک قسموں میں چرب زبانی کے ذریعہ غلط حق حاصل کرنا بھی شامل ہے پس آنحضور ﷺ نے اس باریک جھوٹ کی قسم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ......ہو سکتا ہے چرب زبان ہو۔ عمدہ طریق پر بات بیان کرے اور میں اس سے متاثر ہو کر کوئی رائے قائم کرلوں اور اس کے حق میں کوئی فیصلہ دے دوں حالانکہ حق دوسرے فریق کا ہو۔ ایسی صورت میں اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے اور اپنے بھائی کا حق نہیں لینا چاہیے کیونکہ اس کے لئے وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دلا رہا ہوں۔ اگر وہ لے گا تو قیامت کے دن وہ سانپ بن کر اس کی گردن پر لپٹا ہوگا'' (الفضل 18 /اکتوبر 1992ء)

جھوٹ کا ایک مخفی پہلو مکر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''مکر بھی جھوٹ ہی کی قسم ہے مگر ایک فرق یہ ہے کہ جھوٹ زبان سے خلاف واقعہ بات کو دھوکے کی خاطر بیان کرنے کو کہتے ہیں......لیکن بعض افعال ہیں جن میں لفظ استعمال نہیں ہوتے ان میں بھی اگر نیت دھوکہ دینے کی ہو اور جھوٹ دکھانے کی نیت ہو تو وہ افعال مکر میں داخل ہو جاتے ہیں.........باقی تمام امور میں ہر وہ مکر جس میں بدی کی نیت ہو گناہ ہے اور اس سے پرہیز لازم ہے لیکن ہماری سوسائٹی میں مکر بھی جھوٹ کی طرح روزمرہ داخل ہو چکا ہے......اگر آپ تلاش کریں گے تو جھوٹ کے بعد سب سے زیادہ مجرم مکر دکھائی دے گا۔ یوں لگتا ہے کہ مکاری کے بغیر دنیا کے معاملات چل ہی نہیں سکتے۔ قرآن کریم نے اسے شرک قرار دیا ہے.......

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہمارا معاشرہ کلیۃً مکر سے پاک ہونا چاہئے۔

(الفضل 24 /اکتوبر 1992ء)

آگے چل کر مکر سیئی مکر بد کی تشریح میں فرمایا۔

ہر وہ مکر جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا اپنے ناجائز حق لینے کے لئے استعمال کیا جائے وہ مکر بد ہے......یہ مکر خواہ بہو کی طرف سے ہو خواہ ساس کی طرف سے ہو، مکر بد ہی ہے اور ناجائز ظلم کسی پر کروانے کی خاطر کیا جاتا ہے لیکن یہ تو معمولی سی مثال ہے میں نے تفصیل سے جائزہ لے کر دیکھا ہے ابھی تک احمدیوں میں بھی مکر کا استعمال جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہماری سوسائٹی میں ابھی تک بہت دکھ موجود ہیں۔ خصوصاً مالی لین دین میں، تجارتوں میں اور رشتے داریوں کے تعلقات میں ابھی تک ایک حصہ جماعت احمدیہ میں ایسا ہے جو مکر سے کام لیتا ہے۔''

(الفضل 24 /اکتوبر 1992ء)

چندہ میں آمدنی کم لکھانا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1992ء کو ماہ اگست میں چار تاریخی خطبات ارشاد فرمائے۔ جن میں آپ نے شرک کے بہت سے مخفی پہلوؤں کو اُجاگر کیا اور تفصیل میں جاکر معاشرہ میں پائے جانے والے بہت سے باریک اور خفیف جھوٹ ایسے حسین طریق میں بیان فرمائے۔ جن کی طرف عام حالات میں خیال بھی نہیں جاتا کہ یہ جھوٹ ہے۔

حضور نے اپنے 24 /اگست کے خطبہ میں مکر کو بھی جھوٹ ہی کی ایک قسم قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

''بعض دفعہ لوگ۔۔۔نظام جماعت میں بھی مکر شروع کر دیتے ہیں اور چالاکیوں سے کام لیتے ہیں اور عہدوں کو عزت کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور ووٹوں کے حصول کے لئے دھوکہ دے کر کئی طریق استعمال کرتے ہیں''

......بعض ایسے آدمی میرے علم میں ہوتے ہیں جن کو بہت زیادہ چندہ دینا چاہئے۔ اگر وہ خدا کی خاطر چندہ دیتے تو ان کا بقایا دس ہزار بنتا لیکن انہوں نے جس بت کی خاطر چندہ دیا ہے وہ تو ہر بیان کو قبول کرے گا۔ وہ تو یہ چاہے گا کہ ووٹر بن جائے سہی، کم سے کم دے کر۔ (الفضل 24 /اکتوبر 1992ء)

حضور کے اس ارشاد کے تحت اگر غور کیا جائے تو انکم کے مطابق چندہ جات کا بجٹ نہ لکھوانا بھی جھوٹ کے زمرہ میں آتا ہے۔ شرح کے مطابق چندہ نہ دینے کی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح سے کم شرح پر چندہ دینے کی اجازت لے لینی بہتر اور عین تقویٰ ہے۔

جھوٹ کا ایک اور انداز

بعض جھوٹ اتنے خفیف ہوتے ہیں کہ انسان بظاہر سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ جھوٹ ہے جیسے بار ہا دیکھا گیا ہے کہ گھروں میں لوگ ملنے کو آتے ہیں اگر ملنے کو جی نہیں کر رہا تو بچے کو کہہ دیتے ہیں کہ میں گھر میں نہیں ہوں۔ بچہ چونکہ من کا سچا ہوتا ہے اس لئے جاکر کہہ دیتا ہے کہ ابو کہتے ہیں کہ میں گھر پر نہیں ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

''(والدین) گھر میں آرام کر رہے ہوں، کوئی عہدیدار، سیکرٹری مال یا صدر یا کوئی فرد آیا یا کوئی عورت لجنہ کی آ گئی کسی کام کے لئے تو بچے کو کہہ دیا چلو کہہ دو جا کے کہ گھر میں نہیں ہے۔ ایک چھوٹی سی بات پر کسی کو نہ ملنے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔''

(مشعل راہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 78)

موبائل فون کے ذریعہ جھوٹ

موبائل فونز جہاں سہولت کا موجب ہیں وہاں یہ برائیاں بھی پھیلا رہے ہیں ان برائیوں میں ایک جھوٹ ہے۔ جب کسی کو ملنے کے لئے فون کریں تو وہ بڑے آرام سے کہہ دیتا ہے کہ میں گھر پر نہیں ہوں یا دفتر میں نہیں ہوں۔ میں فیصل آباد میں ہوں بالخصوص تکنیکی کام کرنے والے جنہوں نے کسی کام کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے یا اُسے کام کے لئے بلایا جا رہا ہے تو وہ بالعموم ایسے بہانے تراشتا ہے جو جھوٹ ہے۔

شیخی مارنا

آئے دن گھروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بچے عمومی طور پر اپنے بہن بھائیوں کو جلانے کے لئے شیخی مار دیتے ہیں کہ آج ابو نے یا امی نے مجھے یہ چیز دی ہے حالانکہ وہ نہیں دی ہوتی تو یہ بھی جھوٹ کے زُمرہ میں آتا ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں اپنی سوتن کو جلانے کے لئے یا تنگ کرنے کے لئے یہ کہہ دوں کہ آج میرے خاوند نے مجھے یہ چیز دی ہے جبکہ نہ دی ہو تو کیا یہ جائز ہے۔ اس کا گناہ تو مجھے نہ ہوگا۔ فرمایا جتنا نہیں دیا اتنے کا دکھاوا کرنا جھوٹ کے دو جامے کی طرح ہے۔

(مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب النھی عن التذویر)

شادی بیاہ کے موقع پر یا رشتے طے کرتے وقت بڑھا چڑھا کر اثاثے بیان کرنا لڑکے کی تنخواہ میں اضافہ کر کے Show کرنا وغیرہ جھوٹ ہے۔

مبالغہ کرنا

ہمارے معاشرے میں روزمرہ کے باریک جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ کسی کی ناجائز بلاوجہ تعریف ہے۔ اپنا کام کروانے کی خاطر افسر کے ہاں نمبر بنانے کے لئے ماتحت تعریفوں کے پُل باندھ دیتا ہے یہ خفیف جھوٹ ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بھائی کا جتنا حال معلوم ہو اتنا بیان کرو۔ تعریف میں مبالغہ سے کام نہ لو۔ (بخاری کتاب الادب)

گپ شپ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

بعض لوگ معمولی اور چھوٹے جھوٹ کو جھوٹ نہیں سمجھتے اور گپ شپ میں جھوٹ بول جاتے ہیں جیسے کوئی کہہ دے کہ میں فلاں جگہ گیا تھا اور وہاں یہ چیز دیکھی حالانکہ نہ وہ وہاں گیا ہو اور نہ ہی چیز دیکھی ہو۔

(ماخوذ از خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1922ء انوار العلوم جلد 7 صفحہ 19)

پھر فرمایا۔

......کوئی شخص تم سے پوچھتا ہے کہ تم فلاں جگہ گئے اور تم نہیں بتانا چاہتے تو جھوٹ نہ بولو اس سے کہہ دو کہ میں نہیں بتانا چاہتا۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 404)

وکالت میں جھوٹ اور جھوٹی گواہی

ویسے تو وکالت وکلاء کا شعبہ ہے اور سرکاری عدالتوں میں وہ پیش ہوتے ہیں لیکن روزمرہ زندگی میں ہم میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی موقعہ پر کسی کی وکالت کرنی پڑ جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر جھوٹ سے پرہیز کرتے ہوئے سچائی کے ساتھ وکالت کرنی چاہئے۔

ہمارے معاشرے میں چھوٹی چھوٹی بات پر قسم کھانا، قرآن پاک اُٹھانا، جھوٹی گواہی دینا معمول کی بات بن گئی ہے۔ ہماری عدالتوں میں اب تو گواہ فروخت ہوتے ہیں۔ یہ عمل قرآن کریم اور سنت رسول کے مخالف ہے اور یہ عمل جھوٹ کی بدترین شکل ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ خدا کو بھی شریک کر لیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ دوسرے کا منہ رکھنے کے لئے اپنا منہ کالا کر لیتا ہے۔

جعلی کام

جعلی ڈگریاں حاصل کرنا یا کوئی منفعت حاصل کرنے کیلئے حقیقت کے برعکس میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوانا بھی جھوٹ کے زُمرہ میں آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

پھر ڈاکٹر ہیں غلط میڈیکل رپورٹ بنوا دیتے ہیں۔ بعض مقدمات قائم کروا دیتے ہیں تو جو بھی اپنے پیشے سے خیانت کرے گا وہ جھوٹ کو اپنا کر ہی کرے گا۔ خیانت ہے، ہی جھوٹ اور کیا ہے؟

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 554-555)

کاروباری جھوٹ

خفیف اور چھپے ہوئے جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ بازاروں، مارکیٹوں میں نظر آتا ہے جہاں دکاندار گاہکوں کو مطمئن کرنے کے لئے روزانہ کئی بار جھوٹ بولتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''ہر احمدی چاہے وہ ملازمت سے منسلک ہو، چاہے کسی پیشے سے منسلک ہو، چاہے کوئی کاروبار کرتا ہو، یہ عہد کرے کہ میں نے جھوٹ کا سہارا نہیں لینا۔ اب کاروبار میں، بعض کاروباری حضرات ہیں، بعض دفعہ اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لئے غلط بیانی اور جھوٹ کا سہارا لے رہے ہوتے ہیں۔ وقتی طور پر تو شاید ان کو فائدہ نظر آ رہا ہو لیکن حقیقت میں جھوٹ کے راستے وہ شرک کی طرف جا رہے ہوتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 555)

ہمارے ہاں رپورٹس تیار کرتے وقت بھی بعض دفعہ اخفاء سے کام لیا جاتا ہے یا بعض امور کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جو خفیف جھوٹ ہے۔

غیر واضح بات

حقیقت کو چھپانے کے لئے غیر واضح بات کرنا تا اگلا سمجھ نہ سکے جھوٹ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ تو نہیں بولا لیکن بات ایسی گول مول کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ ہی ہوتی ہے‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 556)

حادثات کے وقت اکثر دیکھا گیا ہے کہ اپنا قصور تسلیم کرنے کی بجائے دوسرے فریق پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ آپس کے روزمرہ کے تعلقات میں بھی بھی ذومعنی بات نہ ہو یا جس میں دوغلا پن پایا جاتا ہو۔ دوسرے فریق سے واضح آسان فہم، سادہ اور سیدھی بات کرنی چاہئے۔

رشتوں کی تلاش وغیرہ میں بھی اخفاء سے جو کام لیا جاتا ہے وہ بھی خفیف جھوٹ ہے۔

وعدہ خلافی بھی جھوٹ ہے

قرض کا بظاہر جھوٹ سے تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن قرض دار قرض کی واپسی پر بار بار وعدہ کرتا ہے اور بار بار پورا نہ ہو سکنے پر جھوٹ بولتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ قرض لینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ آنحضور ﷺ خود قرض سے بچنے کی دعا بھی کیا کرتے اور اللہ کی پناہ طلب فرماتے تھے۔ آپ ﷺ سے کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا

قرض دار بات بات پر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاستقراض باب استعاذ من الدین)

اس لئے شادی بیاہ کے مواقع پر دکھاوے اور نمائش کی خاطر قرض لینے سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

آنحضور ﷺ نے منافق کی علامات میں یہ بیان فرمایا کہ وہ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

ہم روزانہ ہی اپنی زندگیوں میں عہد و پیمان باندھتے ہیں۔ نکاح بھی ایک عہد ہے۔ قرض لیتے وقت واپسی کا عہد کیا جاتا ہے۔ لین دین میں عہد و پیمان باندھتے ہیں۔ شرائط بیعت بھی ایک عہد ہے۔ ذیلی تنظیموں کے بھی عہد ہیں جو ہم مختلف اوقات میں دہراتے ہیں۔ پھر ابھی خلافت کی نئی صدی کے سر پر ہم نے عہد باندھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرنے والے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’شروع میں انہوں نے یہی سوچا ہوتا ہے کہ ابھی وعدہ کرلو، جو فائدہ اُٹھانا ہے اٹھالو اور جھوٹ بول لو، کوئی حرج نہیں اور جب وعدہ پورا کرنے کا وقت آئے گا تو پھر دیکھا جائے گا پھر ٹال دیں گے۔ پھر تھوڑا سا جھوٹ بول دیں گے تو ایسے لوگوں کو بھی اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے کہ وعدہ خلافی جس کو یہ معمولی سمجھ رہے ہیں یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 560)

گالی گلوچ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’گالی گلوچ ہمیشہ جھوٹا آدمی ہی کرتا ہے۔‘‘

اس کی تفصیل میں آپ فرماتے ہیں۔ آپس میں بعض دفعہ میاں بیوی میں، بھائیوں میں، رشتہ داروں میں، برادریوں میں، اپنے ماحول میں کاروباری حلقوں میں رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان میں گالی گلوچ سے پرہیز کریں۔ کیونکہ جھوٹے آدمی کے پاس کوئی مضبوط دلیل تو ہوتی نہیں پھر وہ گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 559-560)

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب

ناردرن لائٹس

اللہ تعالیٰ نے اس عالم کی تخلیق کے ساتھ ہی بہت ساری مختلف چیزیں، ذرات اور کئی قسم کی طاقتیں پیدا کی ہیں انسان جوں جوں سائنس میں ترقی کر رہا ہے۔ ضروریات کے مطابق ان کی تلاش کرتا ہے اور قدرت کے ان پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھاتا جا رہا ہے اور یہ راز اتنے زیادہ ہیں کہ تا قیامت مختلف شکلوں رنگوں اور خواص میں دریافت ہوتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

اس کائنات یعنی ہمارے شمسی نظام میں جو سیارہ زمین کہلاتی ہے تخلیق کے دوران ہی اللہ تعالیٰ نے بہت گہرائی میں مائع شکل، بہت گرم اور بہت زیادہ مقدار میں مختلف دھاتوں کا مجموعہ پیدا کردیا۔ جس کی وجہ سے زمین کی بیرونی سطح کے کچھ اوپر فاصلے تک مقناطیسی میدان پیدا ہوگیا ہے۔ زمین کی شکل بیضوی ہونے کی وجہ سے اس کے دونوں سروں (شمالی اور جنوبی قطب) پر یہ مقناطیسی میدان بہت زیادہ طاقت میں ہے۔ سورج جو روشنی، گرمی، طاقت اور مختلف اقسام کی شعاعوں کا ایک مجموعہ ہے ہر وقت ان کا اخراج اپنی تمام اطراف میں کرتا ہے۔ زمین کی طرف جب ان مختلف گیسوں کے ذرات کا اخراج بہت زیادہ طاقت کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ زمینی مقناطیسی ایریا میں موجود گیسوں کے ذرات کے ساتھ ٹکراتے ہیں تو مختلف رنگوں میں روشنی کی لہریں بہت ہی خوبصورت تیز رفتار اور مختلف مقدار میں ظاہر ہوتی ہیں جو بہت تیزی کے ساتھ حرکت کرتی اور رنگ بدلتی رہتی ہیں۔ اسی لئے ان روشنیوں کو ڈانسنگ لائٹس بھی کہتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ قدرت کا ایک بہت ہی حسین و جمیل اور انوکھا نظارہ ہے۔ اکثر میدانی علاقوں میں بارش کے بعد جب ہوا میں نمی کے باریک قطرات ہوتے ہیں اور سورج کی روشنی ان قطرات میں سے گزرتی ہے تو قوس قزح جو سات رنگوں پر مشتمل ہے دکھائی دیتی ہے یہی رنگ بڑی تیزی اور کثرت کے ساتھ دونوں قطب پر نظر آتے ہیں۔

یہ سارا سال اور ہر وقت ظاہر ہوتے ہیں لیکن موسم خزاں کا اخیر ستمبر، اکتوبر، فروری، مارچ اور اپریل ان کو مشاہدہ کرنے کا بہترین وقت ہے۔ رات کے وقت چاند کے شروع اور آخری دنوں میں شہری روشنیوں سے دور اور جتنا آپ دونوں قطبوں سے نزدیک ہوں گے اتنا ہی یہ صاف دکھائی دیں گے۔

قطب شمالی کے نزدیک ممالک مثلاً کینیڈا، ناروے، سویڈن، آئس لینڈ، روس کا اوپر کا حصہ اور اسی طرح قطب جنوبی کے نزدیک ممالک انٹارکٹیکا، جنوبی امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ میں بہت ساری کمپنیاں ہیں جو ان روشنیوں کو نزدیک سے مشاہدہ کروانے اور باقی علاقہ کی سیر کا بندوبست کرتی ہیں۔ ان کو دیکھنے کا نظارہ چھپن چھپائی گیم کی طرح کا ہوتا ہے۔ کبھی یہاں سے ظاہر ہوگئیں اور کبھی وہاں سے۔ ان کے نام اور ان کے متعلق خیالات بھی مختلف ہیں۔ ڈانسنگ لائٹس، روحوں کا ڈانس، ناردرن لائٹس، نارتھرن پولر لائٹس وغیرہ ہیں۔ اسی طرح یونانی خداؤں کے ایک نام پر ان کو ارورا بوریئس (Aurora Boreails) بھی کہا جاتا ہے۔ دوسری وجہ روم اٹلی میں شمال کی طرف سے جو ہوا چلتی ہے اس کا نام بورے (Boreas) ہے اس کے نام پر بھی یہ نام دیا گیا ہے۔

سائنسدانوں کے مشاہدہ کے مطابق ہر گیارہ سال بعد سورج میں طوفان اٹھتے رہتے ہیں۔ جتنے طوفان مختلف گیسوں کے زیادہ ہوں گے اتنی ہی یہ روشنیاں بھی زیادہ پیدا ہوں گی۔ ان کے اندازوں کے مطابق اب 2012ء کا سال زیادہ طوفانوں کا سال ہوگا۔ امریکی خلائی ادارہ ناسا نے سٹیلائٹ کے ذریعہ یہ معلومات حاصل کی ہیں۔

ان روشنیوں کے بننے کی وجوہات

یہ تین چیزوں سے بنتی ہیں۔

1۔ سولر ونڈ: سورج سے مسلسل مقناطیسی لہریں جن میں ذرات، الیکٹرون اور پروٹونز چارجڈ ہوتے ہیں ہر سمت فضا میں خارج ہو رہی ہیں۔

2۔ زمین کی بیرونی فضا (زمین سے کچھ فاصلے تک) خود بھی مقناطیسی لہریں رکھتی ہے اور ان کی طاقت دونوں قطبوں پر باقی زمین کی نسبت بہت زیادہ ہے۔

3۔ جب سورج سے الیکٹریکلی چارجڈ مختلف گیسوں کے ذرات جن کی رفتار 300 تا 1000 کلومیٹر فی سیکنڈ تک ہوتی ہے۔ زمینی چارجڈ ذرات سے ٹکراتے ہیں تو طاقت (Energy) پیدا ہوتی ہے۔ یہ طاقت بعض دفعہ بجلی کی صورت میں 10 ہزار میگاواٹ تک بھی ہوتی ہے۔ گیسوں کے ذرات سے فالتو طاقت روشنی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہی پولر روشنیاں کہلاتی ہیں۔ جو شیٹوں کی صورت میں عجیب طلسماتی طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

یہ روشنیاں اسی طرح کی ہیں جس طرح سورج کے غروب ہونے کے بعد آسمان پر ہلکی سرخی مائل روشنی مغرب کی طرف نظر آتی ہے۔ لیکن ان روشنیوں کے رنگ ہلکا سرخی مائل، سبز، مالٹا، پرپل اور پیلا ہوتا ہے۔ فوراً ظاہر ہوتی اور غائب ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کی ایک جگہ اور ایک نظارہ ہر وقت نہیں رہتا یہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ایک سین اور اس کے رنگ دوبارہ کبھی آپ نہیں دیکھ سکیں گے۔

نقصانات

بعض دفعہ ان لائٹس کی وجہ سے بعض سائنسدانوں کے بقول کچھ نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً الیکٹرک پاور لائنز میں بجلی کی رو سخت ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں وقتی طور پر بجلی کی سپلائی بند ہو جاتی ہے۔ آئل پائپ لائنز کو زنگ لگ جاتا ہے۔ شارٹ ویوز کو ڈسٹرب کرکے مواصلاتی نظام میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ سولر پینلز جو الیکٹرک سپلائی کے لئے استعمال ہو رہے ہوں۔ ان میں خرابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح موسمیاتی سٹیلائٹس میں بھی کئی دفعہ خرابی پیدا ہونے کی شکایات ملتی رہتی ہیں۔ یہ طلسماتی خوبصورت اور دلکش نظاروں والی جو ہر دم اپنے رنگ اور جگہ بدلتی رہتی ہیں۔ روشنیاں شمالی اور جنوبی دونوں قطبوں پر نظر آتی ہیں لیکن عموماً سائنسدان ان کے لئے لفظ ناردرن لائٹس کا ہی استعمال کرتے ہیں۔ زمین کے علاوہ یہ اور بھی سیاروں پر ظاہر ہوتی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم حسان محمود صاحب ابن مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ تانیہ احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب گلشن اقبال کراچی مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 2/اگست 2010ء کو بیت الفضل لندن میں بعد نماز ظہر فرمایا۔ مکرم حسان محمود صاحب محترم چودھری محمد دین صاحب مرحوم کھاریاں کے پوتے اور مکرم چودھری سعدالدین صاحب کھاریاں کے نواسے ہیں اسی طرح مکرمہ تانیہ احمد صاحبہ محترم چودھری ظفراللہ خان صاحب مرحوم کراچی کی پوتی اور محترم رئیس عبدالستار صاحب ڈاھری مرحوم نواب شاہ سندھ کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

۞ مکرمہ زکیہ فردوس صاحبہ زوجہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ محمودہ چیمہ مونا صاحبہ بنت مکرم برادرم منصور احمد چیمہ صاحب آف لندن کی شادی مکرم وقاص خاں داؤد صاحب ابن مکرم داؤد احمد خاں صاحب اوسلو ناروے کے ساتھ طے پائی۔ تقریب رخصتی مورخہ 10 جولائی 2010ء کو بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرکت فرما کر دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت فرمایا۔ مکرم داؤد احمد خاں صاحب نے مورخہ 18 جولائی کو ناروے میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اس موقع پر مکرم زرتشت منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ ناروے جو دلہا کے تایا ابو ہیں نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں جبکہ دلہن مکرم حافظ صغیر احمد چیمہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ اس سے قبل مورخہ 4 نومبر 2009ء کو بیت الفضل لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 15 ہزار سٹرلنگ پاؤنڈز حق مہر پر اس نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین، خاندان اور جماعت کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم افضال احمد ورک صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بہن مکرمہ لبنیٰ ورک صاحبہ بنت مکرم چوہدری مشتاق احمد ورک صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم کامران احمد دیو ولد مکرم بشارت احمد صاحب دیو دارالصدر شمالی ربوہ کے ساتھ مورخہ 12 جولائی 2010ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت مبارک میں 50 ہزار حق مہر پر کیا۔ مکرمہ لبنیٰ ورک صاحبہ مکرم چوہدری محمد خان ورک صاحب سفید پوش آف بیداد پورورکاں کی پوتی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

۞ محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری کزن محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال ضلع راولپنڈی گردوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محمد سلام جاوید بھٹی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ منصورہ ارم صاحبہ آف لندن کے سسر مکرم ڈاکٹر رشید احمد آفتاب صاحب بھلوال ضلع سرگودھا کو مورخہ 13/اگست 2010ء کو فالج کا حملہ ہوا ہے اور ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم محمد سلیم قریشی صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم محمد اعظم قریشی صاحب صدر حلقہ چمن آباد راولپنڈی کے بڑے بیٹے مکرم وقار قریشی صاحب جن کی عمر 29 سال ہے مورخہ 5/اگست 2010ء کو مظفر آباد آزاد کشمیر سے اپنی ملازمت سے رخصت لے کر واپس راولپنڈی اپنے گھر آ رہے تھے کہ راستے میں ان کی بس دریائے جہلم میں گر گئی۔ اسی روز شام تک کچھ لاشیں نکال لی گئی تھیں لیکن وقار قریشی صاحب کا کچھ پتہ نہ چلا۔ البتہ بس کے اندر سے ان کے سامان والا بیگ ملا ہے جس میں ان کے کچھ کپڑے و سامان وغیرہ ہے۔ مورخہ 5/اگست 2010ء سے تلاش جاری ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ ہمارا بیٹا وقار قریشی صاحب جس بھی حالت میں ہے ہمیں مل جائے۔ یہ پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ ان کی تعلیم MS(B.C.S.C) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظام وصیت میں شامل تھے بہت نیک اور اچھے انسان تھے۔ نماز پانچ وقتہ اور تہجد کے پابند تھے اپنی مجلس میں بطور زعیم خدام الاحمدیہ، نائب قائد دوئم اور بطور ناظم اصلاح وارشاد مجلس مغل آباد میں خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ رمضان المبارک میں بیت المبارک ربوہ میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نکاح کینیڈا میں ہوا تھا اور ماہ رمضان کے بعد ان کی شادی متوقع تھی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد اعظم قریشی صاحب صدر حلقہ چمن آباد راولپنڈی اور ان کے تمام خاندان کو یہ دکھ اور صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دے اور قلبی سکون عطا فرمائے اور معجزاتی رنگ میں ہماری مدد فرمائے۔ آمین

۞ مکرم محمد جواد طاہر صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جو کہ سانحہ لاہور میں زخمی ہوئے تھے ابھی زخم باقی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مولوی تمیزالدین

پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں مولوی تمیزالدین خان کا نام ہمیشہ جرأت اور بیباکی کا ہم معنی تصور کیا جاتا رہے گا۔

ان کا تعلق مشرقی بنگال کے ضلع فرید پور کے ایک گاؤں خانخاں پور سے تھا۔ جہاں وہ مارچ 1889ء میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم فرید پور ہی سے حاصل کی پھر پریذیڈنسی کالج کلکتہ سے بی اے اور ایم اے کے امتحانات پاس کئے۔ 1914ء میں انہوں نے قانون کی ڈگری حاصل کی اور اپنے آبائی ضلع میں وکالت شروع کر دی۔ طالب علمی کے ایام ہی سے انہیں سیاست میں دلچسپی تھی۔ یہ دلچسپی عملی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد بھی برقرار رہی اور وہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات سے بھرپور طریقے سے وابستہ رہے۔ 1926ء میں وہ بنگال کی مجلس قانون ساز کے رکن بنے۔ 1930ء میں انہوں نے کانگریس کو خیرباد کہہ کر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور 1937ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کے امیدوار کی حیثیت سے بنگال کی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہو گئے۔

1938ء میں وہ غیر منقسم بنگال کی کابینہ میں زراعت، صحت، صنعت اور تجارت کے محکموں کے وزیر بنائے گئے اور پھر 1942ء میں وزارت تعلیم کا قلمدان بھی انہیں سونپ دیا گیا۔ 46-1945ء کے عام انتخابات میں وہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ہندوستان کی مرکزی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان کی پہلی مجلس دستور ساز کے نائب صدر منتخب کر لئے گئے۔

1948ء میں قائداعظم کی وفات کے بعد جب مجلس دستور ساز کی صدارت کا عہدہ خالی ہوا تو مولوی صاحب اتفاق رائے سے اس عہدے پر منتخب کر لئے گئے۔

1954ء میں جب گورنر جنرل غلام محمد نے دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کا حکم صادر کیا تو مولوی تمیزالدین نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے اس اقدام کو سندھ چیف کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ ہائی کورٹ نے مولوی تمیزالدین کے حق میں فیصلہ دیا۔ مگر حکومت نے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ جہاں فیصلہ گورنر جنرل کے حق میں ہوا اور دستور ساز اسمبلی کے توڑنے کا فیصلہ بحال رہا۔

اس کے بعد مولوی تمیزالدین کچھ عرصے کے لئے عملی سیاست سے کنارہ کش ہو گئے اور انہوں نے دوسری دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ نہیں لیا۔ تاہم جب 1962ء میں ایوب خان نے ملک میں نیا آئین نافذ کیا تو وہ ایک مرتبہ پھر مجلس دستور ساز کے رکن منتخب ہو گئے اور اس مجلس کے ارکان نے 11 جون 1962ء کو مولوی تمیزالدین کو اپنا سپیکر منتخب کر لیا۔

19/اگست 1963ء کو مولوی تمیزالدین وفات پا گئے۔ وہ اپنی وفات کے وقت بھی قومی اسمبلی کے سپیکر تھے۔

مولوی تمیزالدین مرحوم علم و ادب سے گہری دلچسپی رکھتے تھے، انہوں نے بنگالی میں متعدد کتابیں تحریر کیں۔ زندگی کے آخری ایام میں بھی وہ اپنی یادداشتیں رقم کرنے میں مصروف تھے۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور ان کا یہ کام ادھورا رہ گیا۔

ملازمت کے مواقع

۞ PIA کو سینئر فنانس پروفیشنلز، بزنس انیلیسز پروفیشنلز اور جنرل مینیجر لیگل سروسز درکار ہیں رابطہ کیلئے www.piac.com.pk/careers

۞ ایک پبلک سیکٹر کو جنرل مینیجر (Tech) مینیجر سول، مینیجر الیکٹرونکس/ الیکٹریکل، اسسٹنٹ ٹیکنیکل آفیسر الیکٹریکل/مکینیکل/ سول اور اسسٹنٹ ٹیکنیکل آفیسر (Mining) درکار ہیں۔

نوٹ:۔ تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 15/اگست 2010ء کا روزنامہ اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع ملتان کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

پاکستان کو غذائی بحران کا سامنا ہوسکتا ہے

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت نے خبردار کیا ہے کہ سیلاب میں ربیع کے سیزن میں فصلوں کی بوائی کیلئے محفوظ کردہ لاکھوں ٹن بیج بہہ جانے سے پاکستان کو آنے والے سالوں میں غذائی بحران کا سامنا ہوسکتا ہے۔ تاہم پاکستان کے وفاقی وزیر خوراک کا کہنا ہے کہ بیج ضائع ہونے کے باوجود بحران کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

سندھ کے 12 اضلاع نئے سیلابی ریلے کی زد میں

فیڈرل فلڈ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق سیلاب کا ایک بڑا ریلہ سندھ میں مزید تباہی مچاسکتا ہے سندھ کے 12 اضلاع کو مزید خطرے کا سامنا ہے۔ متعلقہ حکام انسانی زندگیوں کو بچانے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کریں ایک دو روز میں گڈو اور سکھر بیراج کے مقام پر گیارہ لاکھ کیوسک کا ریلہ گزرے گا۔ سیلابی ریلے کے پیش نظر سندھ میں قبوسعید خان سمیت ڈیڑھ سو دیہات خالی کرنے کا نوٹس جاری کردیا گیا۔

بی اے، بی ایس سی کے نتائج کا اعلان

پنجاب یونیورسٹی نے بی اے، بی ایس سی کے سالانہ امتحانات 2010ء کے نتائج کا اعلان کردیا۔ ان امتحانات میں ایک لاکھ 71ہزار 624امیدواروں نے شرکت کی۔ جن میں سے 49ہزار 339 نے کامیابی حاصل کی، تناسب 28.75 فیصد رہا۔ بی اے بی ایس سی میں تمام پوزیشنیں طالبات نے حاصل کیں۔ ان سب کا تعلق پرائیویٹ سیکٹر سے ہے کوئی بھی سرکاری کالج کا امیدوار پوزیشن نہیں لے سکا۔

سعودیہ سمیت 6 ملکوں کی 7 کروڑ ڈالر کی امداد

عالمی برادری کی طرف سے سیلاب زدگان کیلئے مزید 7 کروڑ ڈالر امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ شام سے 35ٹن امدادی سامان لے کر طیارہ ملتان ائیرپورٹ پر پہنچ گیا۔ افغانستان نے سیلاب متاثرین کیلئے 10لاکھ ڈالر کا عطیہ دیا ہے۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی اپیل پر سعودی عوام نے سیلاب متاثرین کیلئے 27 ملین ڈالر نقد جبکہ لاکھوں ڈالر کا امدادی سامان جمع کرلیا۔

کینسر کے مریض کو براہ راست ٹیومر تک دوا پہنچانے والا آلہ تیار

طبی ماہرین نے ایک ایسا کیتھیٹر تیار کیا ہے جس سے کینسر میں مبتلا افراد کو دوا اس طرح دی جاتی ہے کہ وہ براہ راست کینسر کی ٹیومر تک پہنچ جاتی ہے۔ کیتھیٹر کو مریض کی خون کی ایک رگ میں اس طرح داخل کیا جاتا ہے کہ وہ ٹیومر کو خون سپلائی کرنے والی خون کی نالی میں پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح سے تندرست خلیات پر ادویات کی بمباری کرنے کی بجائے صرف بیمار خلیات کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یوں تندرست خلیات کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔

عشرہ تعلیم القرآن

مورخہ 20 تا 29/اگست 2010ء عشرہ تعلیم القرآن منانے کا پروگرام ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام عشرہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران عشرہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسب استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔ خطبہ جمعہ میں بھی قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ کیا جائے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی معین فہرست تیار کرکے ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب کو ناظرہ قرآن کریم کا کم ازکم ایک دور مکمل کرنے کی طرف توجہ ضرور دلائیں۔

☆ احباب کو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی بھی تلقین کریں اور ترجمہ قرآن کا مکمل دورہ کرنے والوں کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔

☆ دوران عشرہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

درستی نام

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ 4/9 دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا نام شناختی کارڈ پر سہواً امۃ الرشید بیگم لکھا گیا ہے۔ درست نام امۃ الرشید ہے۔ آئندہ یہی نام لکھا اور پکارا جائے۔

اپنی اولادوں کو آگ میں گرنے سے بچائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارے میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران مرد ہیں یعنی ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹرز صاحبان مورخہ 22/اگست 2010ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں سحر وافطار 19۔اگست

انتہائے سحر	4:07
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	6:51

نرسنگ اپرنٹس شپ کیلئے داخلہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء وطالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 25/اگست 2010ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس بمعہ رابطہ نمبر اور مکرم صدر صاحب محلّہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم ازکم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/سکینڈ ڈویژن' ایف اے/ ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B پیپر کا ٹیسٹ ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

آزمائشی کمئی خون کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب ”فیملی ڈاکٹر“ کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما وہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

ہر علاج ناکام ہوجائے تو انشاءاللہ
ہولز موپیتھی سے شفا ممکن ہے۔
رابطہ اور پراسپکٹس کیلئے ہومیو ڈاکٹر اسلم سجاد
0334-6372030/047-6214226

منور جیولرز
تبدیلی دکان
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ سے تبدیل ہوکر اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بینک منتقل ہورہی ہے
047-6211883,0321-7709883

FD-10

Immigration, Study Abroad
Job Offer Arrangement
CANADA, UK, USA, SWEDEN, AUSTRALIA
VISIONZ CONSULTANTS
visionzconsultants@gmail.com
Appeal Cases, Visit Visa
Family Sponsor, Settlement Visa
416-A Siddiq Trade Center
Main Boulevard,
Gulberg II, Lahore
Tel:042-35817161, Cell:0321-4011814